



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 6-26/AIMS

April 6, 2026

فکر و نظر

کثیر القطبی عالمی نظام کا ابھار (بعد از 2026 تنازع): عالمی طاقت کے توازن اور جغرافیائی سیاست کا تجزیہ

لطیفہ نذیر محقق، معلم، مصنف حیو، مین، کنیڈین اسوسی ایشن آف جرنلسٹ اینڈ میڈیا پرو فیشنل، ٹورنٹو، اونٹاریو، کینیڈا۔

<https://www.canadianjournalists.ca/>

اسرار احمد مدیر اعلیٰ، رسالہ آغاز، ادیب، صحافی، سماجی خدمتگار، سرگودھا، پنجاب، پاکستان۔

Running title: Multipolar world order, global power balance, geopolitics analysis

Keywords: emerging superpowers, global governance, economic blocs, military alliances

Correspondence: Taha Nazir PhD, Journalist Researcher and Adjunct Professor. Thomson

Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

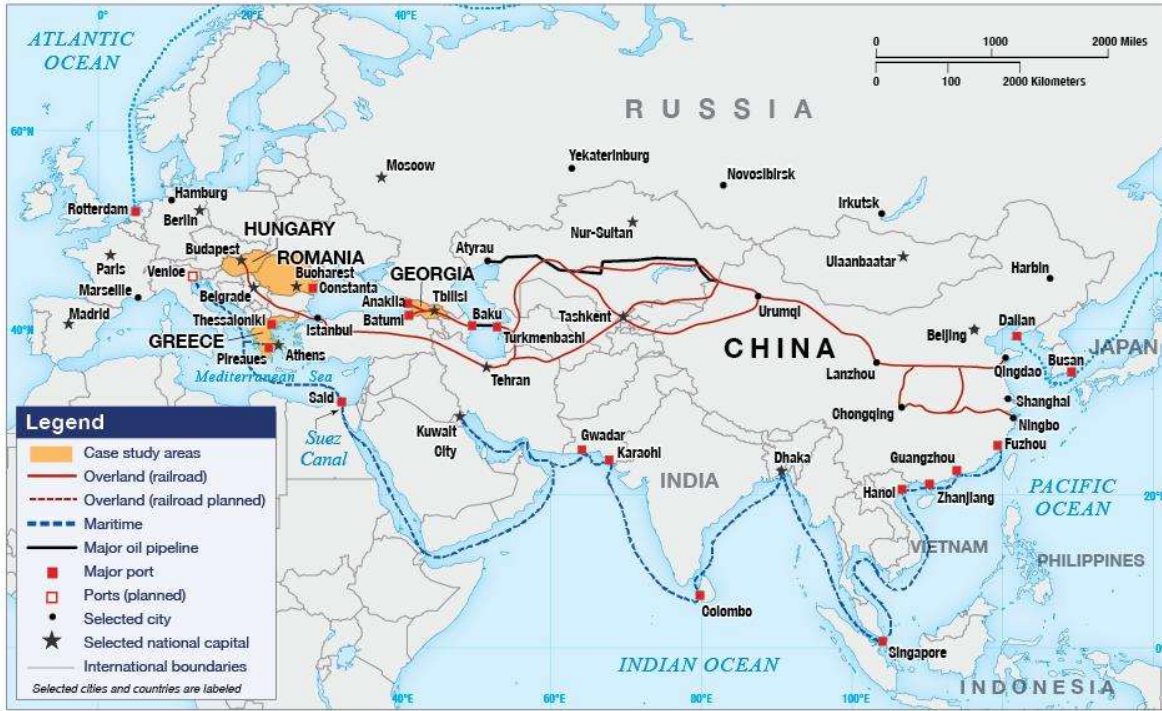


2026 کے بعد عالمی نظام ایک واضح تبدیلی سے گزر رہا ہے جس میں طاقت ایک مرکز سے نکل کر متعدد ریاستوں میں تقسیم ہو رہی ہے۔ کثیر القطبی نظام میں معاشی، فوجی اور تکنیکی طاقت سب مل کر عالمی اثر و رسوخ کو تشکیل دیتے ہیں۔ یہ نظام توازن اور نمائندگی کو بڑھاتا ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ مسابقت اور کشیدگی میں بھی اضافہ کرتا ہے۔

2026 کے بعد عالمی سیاست میں ایک گہری اور نمایاں تبدیلی سامنے آئی ہے جسے کثیر القطبی عالمی نظام (Multipolar World Order) کے ابھار کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ اس تبدیلی نے عالمی طاقت کے توازن کو یکسر بدل دیا ہے۔ ماضی میں دنیا کو ایک حد تک یک قطبی نظام کے تحت دیکھا جاتا تھا جہاں ایک بڑی طاقت عالمی فیصلوں، سکیورٹی پالیسیوں اور معاشی ڈھانچوں پر غالب اثر رکھتی تھی، لیکن حالیہ تنازعات، بالخصوص 2026 کے بحران، نے یہ واضح کر دیا کہ اب عالمی طاقت ایک مرکز میں محدود نہیں رہی بلکہ مختلف خطوں اور ریاستوں میں تقسیم ہو رہی ہے۔ اس نئی صورت حال نے عالمی نظام کو زیادہ پیچیدہ، غیر یقینی اور مسابقتی بنا دیا ہے۔

MAP 1

Major Chinese Infrastructure Projects



اس تبدیلی کی بنیادی وجوہات میں عالمی معیشت کا دوبارہ توازن، نئی طاقتوں کا ابھار، اور پرانی طاقتوں کی نسبتی کمزوری شامل ہیں۔ چین کی تیز رفتار معاشی ترقی نے اسے عالمی معیشت میں ایک مرکزی حیثیت دے دی ہے۔ اس کے بڑے انفراسٹرکچر منصوبے اور عالمی تجارت میں بڑھتا ہوا کردار اسے ایک

اہم عالمی کھلاڑی بن رہے ہیں۔ روس نے اپنی فوجی طاقت اور جغرافیائی حکمت عملی کے ذریعے عالمی سیاست میں اپنا اثر برقرار رکھا ہے۔ اسی طرح دیگر ممالک جیسے بھارت، ترکی اور خلیجی ریاستیں بھی علاقائی سطح پر اپنی طاقت کو بڑھا رہی ہیں، جس سے عالمی نظام مزید متنوع ہو گیا ہے۔

اثر	خصوصیات	مرحلہ
عالمی کنٹرول	ایک طاقت کی بالادستی	ایک قطبی نظام
مسابقت میں اضافہ	نئی طاقتوں کا ابھار	عبوری دور
طاقت کا توازن	کئی طاقتوں کی موجودگی	کثیر القطبی نظام

2026 کے تنازعے نے اس عمل کو مزید تیز کر دیا۔ اس جنگ نے یہ ظاہر کیا کہ جدید دنیا میں کوئی بھی طاقت مکمل طور پر خود مختار یا غالب نہیں رہ سکتی۔ عالمی معیشت، توانائی کی فراہمی، اور سپلائی چین ایک دوسرے سے اس قدر جڑی ہوئی ہیں کہ کسی ایک خطے میں بحران پوری دنیا کو متاثر کرتا ہے۔ اس صورتحال نے ممالک کو مجبور کیا کہ وہ نئی شراکت داریاں قائم کریں، اپنے دفاعی اور معاشی نظام کو مضبوط کریں، اور عالمی سطح پر اپنی پوزیشن کو بہتر بنائیں۔



کثیر القبطی نظام میں طاقت کا تصور بھی بدل چکا ہے۔ اب طاقت صرف فوجی قوت تک محدود نہیں رہی بلکہ معاشی، تکنیکی، اور معلوماتی اثر و رسوخ بھی برابر اہمیت رکھتے ہیں۔ چین اپنی معیشت اور ٹیکنالوجی کے ذریعے اثر و رسوخ بڑھا رہا ہے، جبکہ امریکہ اپنی مالیاتی طاقت اور عالمی اداروں میں اثر کے ذریعے اپنی حیثیت برقرار رکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ روس اپنی فوجی طاقت اور توانائی کے وسائل کو استعمال کر کے عالمی سیاست میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت نے بھی عالمی طاقت کے توازن کو متاثر کیا ہے، کیونکہ جو ممالک ان شعبوں میں آگے ہیں وہ زیادہ اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔

معاشی طاقت + فوجی طاقت + تکنیکی برتری → عالمی اثر و رسوخ → علاقائی اتحاد → کثیر القبطی نظام

یہ ماڈل ظاہر کرتا ہے کہ کس طرح مختلف عوامل مل کر عالمی طاقت کو تشکیل دیتے ہیں۔ اس نظام میں ممالک ایک دوسرے کے ساتھ براہ راست تصادم کے بجائے اقتصادی اور سفارتی ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ اس سے ایک طرف مسابقت میں اضافہ ہوتا ہے، جبکہ دوسری طرف تعاون کے نئے مواقع بھی پیدا ہوتے ہیں۔

کردار	طاقت کا پہلو
دفاع اور دباؤ	فوجی طاقت
سرمایہ کاری اور تجارت	معاشی طاقت
جدید اثر و رسوخ	تکنیکی طاقت
عالمی تعلقات	سفارتی طاقت

کثیر القبطی نظام کے مثبت اور منفی دونوں پہلو ہیں۔ مثبت پہلو یہ ہے کہ اس سے کسی ایک طاقت کی اجارہ داری کم ہوتی ہے اور عالمی سطح پر توازن پیدا ہوتا ہے۔ مختلف ممالک کو اپنی آواز اٹھانے اور عالمی فیصلوں میں حصہ لینے کا موقع ملتا ہے۔ تاہم منفی پہلو یہ ہے کہ مسابقت بڑھنے سے تنازعات کے امکانات بھی بڑھ جاتے ہیں۔ جب کئی طاقتیں ایک ہی خطے میں اپنے مفادات کے لیے سرگرم ہوتی ہیں تو کشیدگی پیدا ہوتی ہے، جس سے عالمی امن کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

یہ نظام عالمی اداروں کے لیے بھی چیلنج بن چکا ہے۔ اقوام متحدہ اور دیگر عالمی تنظیموں کے لیے فیصلہ سازی مشکل ہو جاتی ہے کیونکہ مختلف ممالک کے مفادات ایک دوسرے سے متصادم ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ علاقائی اتحاد زیادہ اہم ہو گئے ہیں، جہاں ممالک اپنے مفادات کے مطابق مختلف بلاکس میں شامل ہو جاتے ہیں۔

مستقبل میں یہ نظام مزید پیچیدہ ہو سکتا ہے کیونکہ نئی ٹیکنالوجیز، ماحولیاتی مسائل، اور عالمی معاشی تبدیلیاں طاقت کے توازن کو مزید متاثر کریں گی۔ ممالک کو اپنی پالیسیوں میں لچک پیدا کرنا ہوگی تاکہ وہ بدلتی ہوئی عالمی صورتحال کے مطابق خود کو ڈھال سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عالمی تعاون بھی ضروری ہو گا تاکہ بڑے تنازعات سے بچا جاسکے اور عالمی استحکام برقرار رکھا جاسکے۔

نتیجہ

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ کثیر القطبی عالمی نظام کا ابھار ایک تاریخی تبدیلی ہے جس نے عالمی سیاست کی سمت کو تبدیل کر دیا ہے۔ اگرچہ اس نظام نے طاقت کے توازن کو بہتر بنایا ہے، لیکن اس نے پیچیدگی اور عدم استحکام کے خطرات کو بھی بڑھایا ہے۔ مستقبل کا عالمی امن اس بات پر منحصر ہو گا کہ ممالک کس حد تک مسابقت اور تعاون کے درمیان توازن قائم کرتے ہیں۔

سفارشات

عالمی سطح پر تعاون کو فروغ دیا جانا چاہیے تاکہ بڑھتی ہوئی مسابقت کو متوازن کیا جاسکے۔ بین الاقوامی اداروں کو مضبوط بنایا جائے تاکہ وہ مؤثر فیصلہ سازی کر سکیں۔ ممالک کو اپنی خارجہ پالیسیوں میں لچک اور حکمت عملی اپنانا ہوگی تاکہ وہ بدلتے ہوئے عالمی نظام کے مطابق خود کو ڈھال سکیں۔ اس کے علاوہ علاقائی تعاون اور اقتصادی شراکت داریوں کو فروغ دینا بھی ضروری ہے۔

مستقبل کے مجوزہ تحقیقی موضوعات

مستقبل میں تحقیق کے لیے اہم موضوعات میں کثیر القطبی نظام کے طویل المدتی اثرات کا تجزیہ شامل ہے۔ نئی ٹیکنالوجیز اور مصنوعی ذہانت کے عالمی طاقت پر اثرات، عالمی اداروں کی مؤثریت، اور علاقائی اتحادوں کے کردار پر مزید تحقیق ضروری ہے۔ اس کے علاوہ عالمی معیشت اور ماحولیاتی تبدیلیوں کے اثرات پر بھی تحقیق اہم ہوگی تاکہ ایک زیادہ مستحکم عالمی نظام کی تشکیل ممکن ہو سکے۔

Reference:

- Atlantic Council. (2026, February 25). The state of great power competition in the Gulf. <https://www.atlanticcouncil.org/in-depth-research-reports/issue-brief/the-state-of-great-power-competition-in-the-gulf/>
- Center for Global Governance Innovation. (2025, May 7). Transforming the United Nations for a multipolar world. <https://www.cigionline.org/articles/transforming-the-united-nations-for-a-multipolar-world-order/>
- Carnegie Endowment for International Peace. (2026, February 24). The arrival of the multi-order world and its geopolitical implications. <https://carnegieendowment.org/russia- Eurasia/research/2026/02/the-arrival-of-the-multi-order-world-and-its-geopolitical-implicat>
- CISS Pakistan. (2025, December 31). The emerging world order in 2026: Fragmented, militarised, and unequal. <https://ciiss.org.pk/the-emerging-world-order-in-2026-fragmented-militarised-and-unequal/>

- CNN. (2026, March 5). How the Middle East war could hurt the global economy. <https://edition.cnn.com/2026/03/05/economy/economy-impact-middle-east-war-intl>
- Deutsche Welle. (2026, April 12). What could come after a rules-based world order? <https://www.dw.com/en/is-rules-based-world-order-over-superpowers-multipolar-order-trump-global-south/a-76742441>
- Eurasia Review. (2026, April 10). The fault lines of a new Middle East: The 2025–2026 US-Israel-Iran war and the reordering. <https://www.eurasiareview.com/23032026-the-fault-lines-of-a-new-middle-east-the-2025-2026-us-israel-iran-war-and-the-reordering->
- European Council on Foreign Relations. (2026, February). After the rupture: Middle powers and the construction of new order [PDF]. <https://ecfr.eu/wp-content/uploads/2026/02/After-the-rupture-Middle-powers-and-the-construction-of-new-order.pdf>
- Geopolitical Economy. (2026, February 25). US unipolarity vs China's multipolarity: Whose vision will shape the global order? <https://geopoliticaconomy.com/2026/02/26/us-unipolarity-china-multipolarity-vision-global-order/>
- JPMorgan Chase. (2026). World rewired: Navigating a multi-speed, multipolar order [PDF]. <https://www.jpmorganchase.com/content/dam/jpmorganchase/documents/center-for-geopolitics/jpmc-world-rewired.pdf>
- The New Arab. (2025, December 22). The key trends set to shape the Middle East in 2026. <https://www.newarab.com/analysis/key-trends-set-shape-middle-east-2026>
- World Economic Forum. (2026, January 21). Davos 2026: How middle powers are reading the global moment. <https://www.weforum.org/stories/2026/01/davos-2026-how-middle-powers-are-reading-the-global-moment/>
- World Economic Forum. (2026, March 24). UN chief says Middle East conflict should accelerate shift to renewables. <https://www.weforum.org/stories/2026/03/un-middle-east-conflict-shift-renewables-climate-nature-news/>
- Anadolu Agency. (2026, April 1). Experts warn Mideast conflict is fracturing global order, raising nuclear risks. <https://www.aa.com.tr/en/middle-east/experts-warn-mideast-conflict-is-fracturing-global-order-raising-nuclear-risks/3884072>
- The Awareness News. (2026, April 10). The end of the unipolar world: Is a new global order taking shape? <https://theawarenessnews.com/2026/04/11/the-end-of-the-unipolar-world-is-a-new-global-order-taking-shape/>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زیودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشتاتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشتاتی جانکاری کچھ نیا مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اسے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to Aghaaz Info Media System (AIMS), include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).